بسم اللہ الرحمن الرحیم

نابالغ بچہ پانی کی بالٹی میں ہاتھ ڈال دے تو اس سے وضو و غسل کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سردیوں میں نہانے کے لیے ٹب میں گرم پانی ڈالا جاتا ہے۔ بعض اوقات گھر کے چھوٹے بچے اُس ٹب میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں؟ کیا اُن کے ہاتھ ڈالنے کی صورت میں اُس پانی کو ضائع کیا جائے گا یا اُس پانی سے نہایا جاسکتا ہے؟

جواب

اگر نابالغ بچہ کہ کھیلتا کودتا پانی کی بالٹی میں ہاتھ ڈال دیتا ہے، تو پانی ناپاک ہوگا یا نہیں، اِس کی تین صورتیں ہیں۔

(1) اگر بچے کا ہاتھ کسی نجاست کے سبب نجس نہ ہو، یعنی ہاتھ کا پاک ہونا یقینی ہو، تو بالٹی کا پانی نجس یا مستعمل نہیں ہوگا۔

(2) اگر ہاتھ کا نجاست سے آلودہ ہونا یقینی ہو، تو بالٹی کا پانی نجس ہوجائے گا۔ وہ وضو یا غسل کے قابل نہیں۔

(3) اگر ہاتھ کا نجس یا پاک ہونا، کچھ بھی یقینی نہ ہو، تو ایسی صورت میں وہ پانی قابلِ وضو ہی رہے گا، البتہ دوسرے پانی سے وضو کرنا مستحب ہے، کیونکہ جس پانی میں ہاتھ ڈالا گیا، وہ کم ازکم مشکوک ضرور ہوچکا ہے۔

علامہ محمد بن محمود اُسْتَرُوْشَنی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 632ھ/1234ء) لکھتے ہیں: "الصبي إذا أدخل يده أو رجله فی کوز ماء، فإن علم أن يده طاهرة بيقين جاز التوضؤ بهذا الماء، وإن علم أنها نجسة لا يجوز وإن لم يعلم أنها طاهرة أو نجسة يستحب أن يتوضأ بغيره، لأن الصبي لا يتحامى عن النجاسة غالباً وإن توضأ به جاز، لأن الطهارة أصل وفي النجاسة شك"

ترجمہ: اگر بچہ پانی والے برتن میں اپنا ہاتھ یا پاؤں ڈال دے، تو اگر یقینی طور پر یہ معلوم ہو کہ اس کا ہاتھ پاک تھا تو اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے اور اگر اس کا ناپاک ہونا معلوم ہو تو پھر اس سے وضو کرنا، جائز نہیں، لیکن اگر اس کے پاک یا ناپاک ہونے کا علم نہ ہو، تو مستحب یہ ہے کہ کسی دوسرے پانی سے وضو کیا جائے، کیونکہ بچہ عام طور پر نجاست سے پرہیز نہیں کرتا۔ تاہم اگر کوئی اسی پانی سے وضو کرلے تو وضو جائز اور درست ہے، کیونکہ پانی کی اصل "طہارت" اور "پاکیزگی" ہے، اُس کے نجس ہونے میں محض شک ہے۔ (احکام الصغار، فی مسائل الطھارات، صفحہ 13، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امامِ اہلِ سنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "نابالغ اگرچہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو، جبکہ آثار بلوغ مثلِ احتلام و حیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں، اُس کا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو، اگرچہ تمام وکمال آب قلیل میں ڈوب جائے، اُسے قابلیت وضو و غسل سے خارج نہ کرے گا، لعدم الحدث۔ اگرچہ بحالِ احتمال نجاست جیسے نا سمجھ بچوں میں ہے، بچنا افضل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 02، صفحہ 114، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نوٹ: یادرہے کہ اگر نابالغ بچہ سمجھ دار ہو، یعنی وضو اور نماز کا شعور رکھتا ہو۔ اگر وہ وضو کی نیت سے اپنا ہاتھ بالٹی میں ڈال دے، تو جیسے ہی بالٹی سے ہاتھ باہر نکالے گا، بالٹی کا پانی مستعمل قرار پائے گا، کیونکہ یہاں نیتِ تقرب موجود ہے اور قولِ معتمد کے مطابق نابالغ عاقل کی نیتِ تقرب معتبر ہے۔ علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 956ھ/1049ء) لکھتے ہیں: فإن توضأ به ناوياً اختلف فيه المتأخرون والمختار أنه يصير مستعملاً إذا كان عاقلاً لأنه نوى قربة معتبرة۔ ترجمہ: اگر بچہ نیت کرکے (دَہ دردَہ سے کم غیر جاری) پانی سے وضو کرے، تو اس میں متاخرین اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ قولِ مختار یہ ہے کہ اگر بچہ عاقل ہو، تو پانی مستعمل ہو جائے گا، کیونکہ اس نے ایک معتبر عبادت کی نیت کی ہے۔ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الأنجاس صفحہ 153، مطبوعہ لاھور)

"فتاوٰی رضویہ" میں ہے: ہاں بنیتِ قربت، سمجھ وال بچہ سے (دَہ دردَہ سے کم غیر جاری پانی میں ہاتھ) واقع ہو تو مستعمل کر دے گا۔ لانہ من اھلھا وقد بینا المسئلۃ فی "اَلطِّرْسُ المُعْدَل فی حَدِّ الماءِ المستعمل"۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد 02، صفحہ 114، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9749

تاریخ اجراء: 02 شعبان المعظم 1447ھ/22 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net